پاک انگلینڈ کرکٹ میں امپائیرنگ تنازعات کی تاریخ

تحریر: سہیل احمد لون

کرکٹ ایک بہت قدیم کھیل ہے اور یہ اس وقت ایجاد ہوا جب لوگ مہذب کسی مہذب کھیل کی بجائے مرغوں یا کتوں کو آپس میں لڑوا کر یا خود خونی لڑائی لڑ کر تفریح کیا کرتے تھے۔ کرکٹ کو سب سے پہلے اس وقت کے مذہبی رہنماؤں یعنی پادریوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے خیال میں لوگ اتوار والے دن چرچ کی بجائے کرکٹ کھیل کر وقت گزارنا شروع ہو گئے تھے۔ پادریوں کی شکایت پر کھلاڑیوں اور تماشائیوں پر کیس بھی ہوئے اور انکو سزائیں بھی ہوئیں۔ شاہی سرپرستی میں کرکٹ ترقی کرتا گیا اور اسے جنٹلمین گیم کا درجہ حاصل ہو گیا۔ کھیل کو تنازعات اور جھگڑوں سے دور رکھنے کے لیے اس کے باقاعدہ قوانین وضع کیے گئے۔ 1774ء میں بنائے گئے چند قوانین سے امپائر کو کافی اختیارات دیئے گئے تاکہ کھیل کا نظم وضبط قائم رہ سکے۔ زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ کرکٹ میں بھی جدت آتی گئی اور آج کرکٹ میں بھی ٹیکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے۔ کھیل کو شفاف بنانے کے لیے ٹی وی امپائر اور میچ ریفری بھی مقرر کیے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود جنٹلمین گیم میں کوئی نا کوئی نیا تنازعہ منظر عام پر آ ہی جاتا ہے۔ پاک انگلینڈ کرکٹ کی تاریخ چھ دہائیوں پر محیط ہے اس دوران امپائرنگ کے حوالے سے کچھ بڑے واقعات تاریخ کا حصہ بنے۔ پہلا واقعہ اس وقت رونما ہوا جب انگلینڈ کی MCC پاکستان کے دورے پر آئی تھی۔ 1956ء میں پشاور میں دوسرے ٹیسٹ میچ کے دوران انگلش کھلاڑیوں کو پاکستانی امپائر مرزا ادریس بیگ کے کچھ فیصلے پسند نہ آئے۔ جس کے بعد انہوں نے امپائر پر غصہ نکالنے کے لیے ایک انوکھی حرکت کی۔ انگلش کھلاڑیوں نے امپائر مرزا ادریس بیگ کو "Water treatment" یعنی پانی سے بھگونے کا منصوبہ بنایا۔ اس مقصد کے لیے جب تیسرے دن کا کھیل ختم ہوا تو کپتان Donald Carr نے ادریس بیگ کو شام کھانے پر Dean`s ہوٹل جہاں انگلش ٹیم کو ٹھہرایا گیا تھا مدعو کیا اس ہوٹل کو مسمار کر کے اب شاپنگ پلازہ بنا دیا گیا ہے۔ امپائر ادریس مرزا نے ڈنر کی دعوت قبول نہ کی تو انگلش کھلاڑیوں نے نیا پلان بنایا۔ امپائر ادریس بیگ ہوٹل ڈینز کے قریب سروسز ہوٹل میں قیام پزیر تھے جہاں پاکستانی ٹیم کو بھی رکھا گیا تھا۔ انگلش کپتان سمیت سات کھلاڑیوں نے ایک ٹانگہ کرائے پر لیا اور امپائر ادریس مرزا کو زبردستی اٹھا کر تانگے میں سوار کر کے ڈینز ہوٹل میں لے آئے جہاں انگلش کھلاڑی وائس کپتان Billy Sutcliffe کے کمرے میں لے آئے جہاں انہوں نے کمرے کی چھت پر پانی کا بالٹیاں لٹکا رکھی تھیں۔ امپائر ادریس مرزا کو بالٹیوں کے نیچے کرسی پر بٹھایا گیا اور انہیں شراب کی پیش کش کی جو انہوں نے ٹھکرا دی۔ اس کے بعد ان پر پانی کی بالٹیاں انڈیل کر بھگو دیا گیا۔ جب امپائر کو اغواء کیا جا رہا تھا تو ایک پاکستانی کھلاڑی نے دیکھ لیا اور کپتان عبدالحفیظ کاردار کو اطلاع دی۔ دونوں ہوٹلوں کے درمیان تقریباً تین میل کا فاصلہ تھا۔ کپتان David David و نائب کپتان Billy Sutcliffe کے ہمراہ امپائر کے ساتھ بے ہودہ مذاق کرنے میں Closem, Swetman, Strehenson, Parks اور Barrington شامل تھے۔ امپائر کو تلاش کرنے کے لیے فوراً ایک ٹیم

تشکیل دی گئی جس کی قیادت فاسٹ باؤلر خان محمد کر رہے تھے۔ وہ جب ہوٹل ڈینز میں انگلش نائب کپتان کے کمرے میں پہنچے تو امپائر ادریس بیگ ایک کرسی پر بھیگے ہوئے بیٹھے تھے اور انگلش کھلاڑی ان پر ہنس رہے تھے۔ انگلش کپتان نے اسے محض مذاق قرار دیا ان کا مقصد امپائر کی تضحیک کرنا نہیں تھا۔ اس کے بعد پاکستانی کپتان عبدالحفیظ کاردار، کمنٹریٹر عمر قریشی اور جمشید مارکر گروپ کیپٹن چیمہ کی سربراہی میں ہوٹل ڈینز پہنچے۔ گروپ کیپٹن چیمہ اس دورے کے انتظامی امور کے قائد تھے۔ گروپ کیٹن چیمہ نے انگلش کپتان کو انگلش ٹیم مینیجر Geoffery Howard کے کمرے میں طلب کر لیا۔ چیمہ صاحب نے جب یہ دیکھا کہ انگلش کپتان اپنے کیے پر شرمندہ ہونے کی بجائے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا بس تھوڑا سا fun کیا ہے۔ جس پر گروپ کیپٹن چیمہ غصے میں آ گئے اور انگلش ٹیم کو نظم وضبط قائم نہ رکھنے اور ایک امپائر کو اغواء کر کے اسے زدوکوب کرنے کے جرم میں واپس انگلینڈ جانے کا حکم صادر کر دیا جس پر انگلش کپتان اور مینیجر نے حالات کی سنگینی کو بھانپ کر تحریری معافی مانگنے کا فیصلہ کیا۔ انگلش ٹیم کے منیجر کے بند کمرے میں جیسے ہی میٹنگ ختم ہوئی تو باہر تین برٹش جرنلسٹ Crawford White,Brian Chapman, Rod Robberts اور پاکستانی صحافی و کمنٹریٹر عمر قریشی انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی بات میڈیا تک آئی تو اس وقت کی ٹاپ بریکنگ نیوز بن گئی۔ ڈیلی ٹیلی گراف نے خبر کی سرخی کچھ اس طرح سے لگائی "Umpire Baig had been th evictim of "innocent mischief"۔ اس واقعے کے بعد امپائر ادریس بیگ نے کراچی ٹیسٹ میں امپائرنگ کی مگر اس کے بعد بین الاقوامی میچوں میں کبھی امپائرنگ کے فرائض سرانجام دیتے نظر نہ آئے۔ برٹش میڈیا اپنے کھلاڑیوں پر تنقید کرنے کی بجائے اس بات پر غصے میں تھا کہ پاکستانی میڈیا یا خصوصاً روزنامہ نوائے وقت نے اس سٹوری کو ایسے پبلش کیا کہ جیسے انگلش کھلاڑی ولن ہوں۔ کرکٹ تاریخ میں امپائر کو اغواء کرنے کا یہ واحد واقعہ ہے۔ اس کے بعد 1987/88ء میں مائیک گیٹنگ کی قیادت میں انگلش ٹیم نے پاکستان کا دورہ کیا۔ 1987ء کے عالمی کپ کے بعد یہ پہلی سیریز تھی تو پہلی مرتبہ ایسا دیکھنے میں آیا کہ لوگوں نے میچز دیکھنے میں کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی۔ عمران خان کی ریٹائرمنٹ کے بعد جاوید میانداد ٹیم کی قیادت کر رہے تھے اس دورے کے بعد صدر پاکستان کے کہنے پر عمران خان نے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ واپس لیا اور ٹیم ویسٹ انڈیز کے کامیاب دورے پر گئی۔ لاہور میں کھیلا جانے والا پہلا ٹیسٹ پاکستان نے 87 رنز سے جیتا جس میں عبدالقادر نے ایک اننگز میں 9 وکٹیں لینے کا ریکارڈ بھی بنایا۔ اس میچ کے دوران ایک موقع پر اقبال قاسم کی گیند پر انگلش اوپنر بلے باز کرس بارڈ کو وکٹوں کے پیچھے کیچ آؤٹ قرار دیا گیا تو کرس براڈ کریز پر کھڑے امپائر شکیل خان کو دیکھتے رہے اور ایک ایسا جملہ کہا جو کوئی بلے باز کرکٹ قوانین کے اعتبار سے امپائر کو نہیں کہہ سکتا۔ "I didn`t hit it,I`m not going.You can like it or lump it, I `m staying." دوسری کریز پر کھڑے انگلش بلے باز گراہم گوچ نے ان کو اس بات کا یقین دلایا کہ ان کے خیال میں بھی گیند بلے سے چھو کر وکٹ کیپر کے ہاتھوں میں گئی ہے تو کرس براڈ نے کریز چھوڑی۔ نظم وضبط کی گندی مثال قائم کرنے والے کرس براڈ آج میچ ریفری بن چکے ہیں اور کھلاڑیوں کو نظم وضبط پر عمل نہ کرنے پر سزائیں دے رہے ہیں۔ ان کو واپس انگلینڈ بھیجنے کی بجائے ٹیم مینیجر Peter Lush نے صرف Reprimand دینے پر ہی اکتفا کیا۔ دوسرے ٹیسٹ میں شکیل خان اور امان اللہ کی جگہ امپائر خضر حیات اور شکور رانا کو موقع دیا گیا۔ کھیل کے دوسرے روز انگلینڈ کی ٹیم کی

میچ پر گرفت مضبوط تھی, دوسرے دن کا کھیل ختم ہونے میں ابھی تین گیندیں باقی تھیں۔ سلیم ملک بیٹنگ کرر ہے تھے, آف سپنر Eddie Hemmings گیند کروانے لگے تو کپتان مائیک گیٹنگ میں باؤنڈری لائن کے قریب کھڑے فیلڈر ڈیوڈ کیپل کو قریب آنے کا کہا تا کہ سنگل روکی جا سکے, اس دوران گیندباز سٹارٹ لے چکے تھے اور کرکٹ قوانین کے مطابق ایسی صورت میں فیلڈنگ تبدیل نہیں کی جا سکتی کیونکہ اس کا علم بلے باز کو نہیں ہوتا۔ سکوائر لیگ پر کھڑے امپائر شکور رانا نے کھیل روک کر بلے باز کو فیلڈر کی نئی پوزیشن سے مطلع کیا اور کپتان مائیک گیٹنگ کو بھی کہا کہ عمل دھوکہ دہی میں آتا ہے۔ شکور رانا اور مائیک گیٹنگ میں سخت تلخ کلامی ہوئی۔ جس کے باعث اس دن کا کھیل ملتوی کرنا پڑا, ٹیم مینجر Lush, اور BCCP سیکریٹری اعجاز بٹ لاہور آئے اور معاملہ BCCP کے صدر لیفٹیننٹ جنرل صفدر بٹ جو اعجاز بٹ کے کزن بھی تھے, کے سامنے پیش کیا گیا۔ شکور رانا نے مائیک گیٹنگ سے معافی کا مطالبہ کیا تھا مگر وہ یکطرفہ معافی کی بجائے دو طرفہ معافی نامے کی ڈیمانڈ کرر ہے تھے۔ تیسرے روز کا کھیل اسی وجہ سے تاخیر سے شروع ہوا اور بقیہ دونوں ٹیسٹ میچ ڈرا ہوئے۔ اس کے بعد تیرہ برس تک انگلینڈ کی ٹیم نے پاکستان کا دورہ نہ کیا۔ انگلینڈ کے کھلاڑیوں کو چیئرمین کرکٹ اینڈ کاؤنٹی بورڈ Raman Subba Row نے دورے کے دوران ذہنی کوفت ہونے کی وجہ سے فی کس ایک ہزار پاؤنڈ "hardship bonus" بھی بانٹا۔ 2006ء میں انضمام الحق کی قیادت میں چوتھی ٹیسٹ میچ کے چوتھی روز امپائر Darrel Hair اور Billy Doctrove نے پاکستانی گیندبازوں پر بال ٹیمپرنگ کا الزام لگایا جس پر انضمام الحق نے احتجاج ریکارڈ کروانے کے لیے ٹیم کو چائے کے وقفے کے بعد میدان میں نہ اتارا تو امپائروں نے دو منٹ کا انتظار کرنے کے بعد وکٹوں سے بیلز اتار دیں اور میچ کا فیصلہ انگلینڈ کے حق میں کر دیا۔ کرکٹ تاریخ میں ایسا فیصلہ پہلی مرتبہ دیکھنے میں آیا تھا۔ اس کے بعد میچ ریفری رانجن مدوگالے نے انضمام الحق کو بال ٹیمپرنگ کیس میں بری کر دیا مگر احتجاج کرنے پر اگلے چار ون ڈے میچ کھیلنے پر پابندی لگا دی۔ اس کے بعد امپائر Darrel Hair نے پانچ ماہ میں دو ٹیسٹ میچوں میں امپائرنگ کی اور مستعفی ہو گئے۔ ان تینوں کیسز میں ایک چیز مشترک ہے کہ پاکستانی امپائر ہو یا کھلاڑی اس سے ناروا سلوک کی اگیا جبکہ گوری چمڑی کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ پاکستان کی ٹیم اس وقت انگلینڈ کے دورے پر ہے اور امید ہے اس میں کوئی نیا تنازعہ سامنے نہیں آئے گا۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com

20-07-2020